REGD. NO. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ
۲۵ شعبان سنہ ۱۳۸۱ھ
فی پرچہ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۲ تبلیغ ۱۳۴۰ ہش | ۱۲ فروری سنہ ۱۹۶۱ء | نمبر ۳۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۱ فروری بوقت ۹½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

امریکہ کے صدر مسٹر جان کینیڈی کو روس آنے کی دعوت دی جائیگی

روسی وزیر اعظم اور صدر کینیڈی میں جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقعہ پر ملاقات کی توقع

لنڈن ۱۱ فروری۔ کمیونسٹ ذرائع نے بتایا ہے کہ اگر روسی وزیر اعظم مسٹر نکیتا خروشیف کا امریکی صدر کے ساتھ ابتدائی سلسلہ مراسلات تسلی بخش رہا۔ تو وہ صدر کینیڈی کو روس آنے کی دعوت دیں گے۔ ان ذرائع نے توقع ظاہر کی ہے کہ دونوں زعماء کے درمیان اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقعہ پر ملاقات ہوگی۔ یہ اجلاس ۷ مارچ سے شروع ہو رہا ہے

یہ امر قابل ذکر ہے کہ سابق امریکی صدر مسٹر آئزن ہاور کو بھی روس آنے کی دعوت دی گئی تھی۔ لیکن یو ٹو کے حادثہ کے پیش نظر یہ دعوت روسی حکومت نے واپس لے لی تھی۔ دریں اثناء روسی وزیر اعظم نکیتا خروشیف نے بعض افریقی ملکوں کا دورہ کرنے کی دعوت منظور کی ہے۔ لیکن ابھی کسی بھی ملک کے دورے کی تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا۔ یہ قیاس آرائی بھی کی جا رہی ہے کہ روسی وزیر اعظم نیویارک جاتے ہوئے یا واپسی پر مراکش کا دورہ بھی کریں گے۔

کمیونسٹ حلقوں کے بیان کے مطابق روسی حکومت کے رویے میں امریکہ سے مصالحت کے بارے میں اتنی گرم جوشی نہیں رہی جتنی کہ صدر کینیڈی کے برسر اقتدار آنے کے موقعہ پر تھی۔ ان حلقوں کے مطابق صدر کینیڈی نے صدارت کا عہدہ سنبھالنے کے بعد قوم کے نام جو پیغام جاری کیا تھا۔ اس سے روسی حکومت کو مایوسی ہوئی ہے۔

مشرقی پاکستان میں صنعتی ترقی کیلئے دو۲ کروڑ ڈالر کے امریکی قرضہ کی پیشکش

اس قرضہ سے متعلق اگلے ماہ واشنگٹن میں مزید بات چیت ہوگی

کراچی ۱۱ فروری۔ امریکی مشین اور فاؤنڈری کمپنی اور دو۲ اور امریکی فرموں نے مشرقی پاکستان میں صنعتی ترقی کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دو کروڑ ڈالر قرض دینے کی پیشکش کی ہے۔ امریکی مشین اور فاؤنڈری کمپنی کے نائب صدر مسٹر مان فرانڈ ایسریکن نے اسی ماہ پاکستان کا دورہ کیا تھا۔ اور مشرقی پاکستان کی صنعتی ترقی کے منصوبوں کے لئے امداد کے مسئلہ پر پاکستانی حکام سے بات چیت کی تھی۔ اگلے ماہ امریکی فرم کے نائب صدر پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب واشنگٹن میں ملاقات کے دوران اس مسئلہ پر مزید بات چیت کریں گے۔

نیا روسی سیارہ جل کر راکھ ہو جائیگا

ایڈنبرا (سکاٹ لینڈ) ۱۱ فروری۔ ایڈنبرا کی شاہی رصدگاہ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روس کا ساڑھے چھ ٹن وزن کا نیا مصنوعی سیارہ عنقریب زمین کی فضا میں دوبارہ داخل ہونے پر جل کر راکھ ہو جائے گا۔ رصدگاہ کے چھ سائنسدانوں نے اس مصنوعی سیارے کا مشاہدہ کیا تھا۔

اسرائیل کیلئے ۴۰ برطانوی ٹینک

تل ابیب ۱۱ فروری۔ اسرائیل نے برطانیہ سے "سنچورین" قسم کے جو چالیس ٹینک خریدے تھے وہ ایک بحری جہاز پر آج یہاں پہنچ گئے ہیں۔ اسرائیل کے فوجی ماہر صحرائی علاقہ کے لئے اس قسم کے ٹینک کو بہترین تصور کرتے ہیں۔

پاک امریکی تعلقات اور مضبوط ہوں گے

کراچی ۱۱ فروری۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر کے تہنیتی پیغام کا شکریہ ادا کیا ہے۔ مسٹر منظور قادر نے انہیں امریکی وزیر خارجہ کا عہدہ سنبھالنے پر مبارکباد دی تھی۔ مسٹر ڈین رسک نے مسٹر منظور قادر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا ہے

"آپ نے اپنے پیغام میں جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں اس کی قدر کرتا ہوں۔ آپ کی طرح مجھے بھی یقین ہے کہ پاکستان اور امریکہ کے دوستانہ تعلقات مستقبل میں اور زیادہ مضبوط ہوتے جائیں گے۔ اس موقعہ پر آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرے دل میں آپ کی اور پاکستان کی بڑی قدر ہے۔"

سرگودھا آئل ملز آتشزدگی سے تباہ

ملتان ۱۱ فروری۔ کل رات وہاڑی روڈ پر واقع سرگودھا ویجی ٹیبل آئل ملز آتشزدگی سے تباہ ہو گئی۔ آتشزدگی سے لاکھوں روپے کا نقصان ہوا۔

کانگو سے مراکشی فوجیوں کی واپسی

الزبتھ ول ۱۱ فروری۔ اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی فوج میں شامل ایک سو مراکشی سپاہی کل الزبتھ ول سے کامینا کے شہر میں پہنچا دیئے جائیں گے جہاں سے انہیں طیاروں کے ذریعہ واپس مراکش پہنچا دیا جائے گا۔ حکومت مراکش کے مطالبہ پر کانگو میں اقوام متحدہ کے مراکشی فوجیوں کو واپس بھیجا جا رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ آئرلینڈ کے قریباً ایک سو فوجی آج الزبتھ ول پہنچنے والے تھے جنہیں ان علاقوں میں بھیجا جائے گا جہاں مراکشی فوجی متعین تھے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

ربوہ ۱۱ فروری۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت درد نقرس کی وجہ سے تا حال ناساز چلی آ رہی ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب سلمہ ربہ کو صحت کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

مبلغ اسلام مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل

۱۲ فروری کو روانہ ہو رہے ہیں

ربوہ ۱۱ فروری۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی غرض سے مورخہ ۱۲ فروری سنہ ۱۹۶۱ء بروز اتوار صبح چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ سے روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب وقت مقررہ پر اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

جامعہ احمدیہ میں دو۲ مفید لیکچر

ربوہ ۱۱ فروری بمورخہ ۱۳ فروری بروز سوموار الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام مکرم محترم قاضی محمد نذیر صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ "ختم نبوت کے مجازی اور لغوی معنے" (۲) اور ۱۴ فروری بروز منگل صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب "تہذیب مغرب اور مبلغ کے معاشرتی وسائل" کے موضوع پر تقاریر فرمائیں گے۔ ہر دو تقاریر ٹھیک ۲ بجکر ۲۰ منٹ پر جامعہ احمدیہ کے ہال میں شروع ہوں گی۔

احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔

الامین للجمعیۃ العلمیۃ

— کراچی ۱۱ فروری۔ پاکستان نے جنوری کے دوسرے پندرھواڑے میں ایک لاکھ تریپن ہزار گانٹھوں سے زائد پٹ سن غیر ممالک کے ہاتھ فروخت کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ر فروری ۶۱ء

فاضل نفری طاقت

ترقی یافتہ ممالک کی ایک بڑی اور بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ ان ممالک کے باشندوں میں سے بہت کم ایسے ہوتے ہیں جو بیکار کہے جا سکتے ہیں۔ اکثر پسماندہ ممالک کا یہ حال ہے کہ یہاں بہت سی نفری طاقت ضائع جاتی ہے اور بہت سے لوگ ایسے ہیں جو کام کر سکتے ہیں مگر نہیں کرتے۔ کام کی نوعیت خواہ کچھ بھی ہو۔ دستی یا محنت مشقت کا کام ہو یا دماغی اور سوچ فکر کا کام ہو جس ملک میں ایسے افراد کم سے کم ہوں گے جو کسی قسم کا کام نہ کرتے ہوں وہ ملک یقیناً خوشحال ہو گا۔ اور ترقی کے راستہ پر گامزن ہو گا۔ لیکن جس ملک میں کام کرنے کے قابل لوگوں کی اچھی خاصی تعداد کام کرنے کو عار سمجھتی ہو وہاں ترقی کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں

کچھ روز ہوئے حکومت پاکستان نے "فاضل نفری طاقت کمیشن" مقرر کیا تھا اس کمیشن کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ایسی سفارشات پیش کرے جو فاضل افراد (بیکار یا نیم بیکار) کے لئے مصروفیت کے مواقع پیدا کئے جائیں۔ چنانچہ حال ہی میں اس کمیشن نے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے ۱۱ نکات پر مشتمل ایک سوالنامہ شائع کیا ہے جو الفضل میں کسی دوسری جگہ شائع کیا جا رہا ہے۔

اس سوالنامہ پر نظر ڈالنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ ہمارے ملک میں فاضل نفری طاقت کی کیا حالت ہے اور اس سے کیا مسائل وابستہ ہیں۔ اس ضمن میں کمیشن نے جو سب سے پہلا سوال پیش کیا ہے وہ ان لوگوں کے تعین کے متعلق ہے جن کو فاضل نفری طاقت سمجھا جانا چاہیئے بوڑھے لوگ جن کے لئے کام کرنا اب مشکل ہے یا ایسے بچے جن کی عمر خاص حد تک ابھی نہیں پہنچی نفری طاقت میں شمار نہیں کئے جا سکتے لیکن ان کے علاوہ جو لوگ کام کرنے کے قابل ہوں مگر پنشن یافتہ یا نکھٹو ہوں نفری طاقت میں شمار ہوں گے۔ ایسے لوگ جو اپنی تمام عمر تعلیم کے حصول میں صرف کرتے ہیں اقتصادی نقطہ نظر سے بیکار سمجھے جائیں گے لیکن جو لوگ گھریلو کاموں میں مصروف رہتے ہیں ان کو بیکار نہیں کہا جا سکتا کیونکہ آخر گھریلو کام بھی نفری طاقت چاہتا ہے اور اس کے بغیر وہ نہیں ہو سکتا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہمارے ملک میں بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو جسمانی محنت و مشقت کے کاموں کو عار محسوس کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ایسے کام کرنا ادنیٰ قوموں کا کام ہے۔ یہ ایک بہت بڑی بیماری ہے۔ اگرچہ یہ بیماری اب کسی قدر کم ہوتی جا رہی ہے اور بہت سے ایسے لوگ جو کل تک اپنے آپ کو جسمانی محنت و مشقت سے بالا سمجھتے تھے اب اس طرف رغبت کر رہے ہیں تاہم ابھی یہ بیماری خاصی حد تک ہمارے ملک میں موجود ہے۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ آج صنعت و حرفت کے دور میں ترقی یافتہ ممالک کے لوگ جسمانی محنت مشقت کو برا نہیں سمجھتے اور شاید ہی کوئی خاندان ہو گا جہاں گھریلو صنعت وغیرہ میں حصہ نہ لیا جاتا ہو۔ جاپان ایسے صنعتی ممالک کا تو یہ حال ہے کہ وہاں کالجوں کے پروفیسر اور دیگر دماغی پیشوں کو اختیار کرنے والے بھی گھر میں کوئی نہ کوئی دستی کام ضرور کرتے ہیں۔ جرابیں بنیانیں بنانے والی مشینیں گھروں میں چل رہی ہیں اسی طرح تھیلیں وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔ یہ لوگ بڑی بڑی فرموں سے کام لے آتے ہیں اور اجرت پر کام کرتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک کی تو یہ حالت ہے کہ وہاں کوئی بچہ اور عورت بھی بیکار نہیں ہوتا اور نہیں تو اخبار ہی یا اور کوئی استعمال کی چیزیں پھر کر فروخت کرتے ہیں۔ ہوٹلوں میں پلیٹیں دھونے یا میزیں صاف کرنے سے ہی کافی پیسے کما لیتے ہیں۔ بچے جن کو شوق ہوتا ہے وہ سکولوں اور کالجوں میں تعلیم بھی حاصل کرتے ہیں اور کام بھی کرتے ہیں۔ یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ ہمارے ملک میں ایسے کام نہیں مل سکتے۔ یہاں بھی کافی کام مل سکتے ہیں جو طالب علم اختیار کر کے اپنے گزارے کے لئے پیسے کما سکتے ہیں۔ مشکل یہی ہے کہ یہاں دستی کام کو عار سمجھا جاتا ہے۔

ایک اور اہم سوال جو اس ضمن میں غور طلب ہے وہ خواتین کے متعلق ہے۔ تمام ترقی یافتہ ممالک میں اب عورتیں مردوں کے دوش بدوش کام کرتی ہیں۔ بہت سے ایسے کام ہیں جن میں خواتین برابر کا حصہ لے سکتی ہیں۔ البتہ ایک اسلامی ملک میں اس امر کا ضرور خیال رکھنا پڑتا ہے کہ عورتوں اور مردوں کا خلا ملا نہ ہو۔ اور عورت کو جس غرض کے لئے قدرت نے بنایا ہے اس غرض میں اس کا کام حائل نہ ہو۔ اس کی خاص ساخت کی وجہ سے عورت کا بالکل بیکار رہنا کسی طرح مناسب نہیں سمجھا جا سکتا۔ البتہ ہر کام کرنے کے قابل عورت کو کام کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ گھریلو صنعتوں میں زیادہ سے زیادہ ترقی کی جائے اور اس کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے۔ چھوٹی قسم کی مشینری بھی زیادہ سے زیادہ درآمد کی جائے یا ملک میں بنائی جائے تاکہ عورتیں اپنے اپنے گھروں میں رہتے ہوئے کچھ نہ کچھ کرتی رہیں۔

فاضل نفری طاقت کے تعلق میں ہمارے ملک میں "گداگری" کا مسئلہ بھی ہے۔ اس ملک میں "گداگری" کو بھی ایک پیشہ کی حیثیت حاصل ہے۔ بہت سے تندرست اور کام کرنے کے قابل افراد مرد عورتیں اور بچے محض پیشہ کے طور پر گداگری اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اس طرح ہماری بہت سی نفری طاقت نہ صرف ضائع جا رہی ہے بلکہ کہنا چاہیئے کہ منفی قوت بنی ہوئی ہے۔ ایک تندرست کام کے قابل گداگر آخر کام تو کرتا ہے لیکن یہ کام منفی ہوتا ہے۔ یہ دوسرے لوگوں کے کام کی افادیت کو کم کرنے والا کام ہے۔ اگر خیرات کا اکثر حصہ اس طرح ضائع نہ ہو تو اس سے بہت سے اجتماعی کام لئے جا سکتے ہیں کم از کم حقیقی مستحقین اپاہجوں ہی کی بہبودی میں ایسی خیرات صرف کر کے ان کی زندگیوں کو پر مسرت بنایا جا سکتا ہے۔

اس لئے ہماری رائے ہے کہ فاضل نفری طاقت کمیشن کو گداگری کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے اور ایسے لوگوں کو جو کام کرنے کے قابل ہوں کام پر لگانے کے لئے کچھ انتظامات کی نشاندہی کرنا بھی کمیشن کے مقاصد میں شامل ہونا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ملک کی خیرات بڑی حد تک منظم نہ ہونے کی وجہ سے ضائع جا رہی ہے اور غیر مستحقین اس سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ دوسرے ترقی یافتہ ممالک میں خیرات سے بڑے بڑے تعلیمی اور دینی کام لئے جاتے ہیں۔ عیسائیوں کے سینکڑوں مشن اور خدمت خلق کے ادارے خیرات کے بل پر ہی چل رہے ہیں۔ اگر خیرات کا انتظام کیا جائے تو یقیناً ملک کو دہرا فائدہ ہو گا۔ ایک تو کام کرنے کے قابل افراد کام کرنے لگیں گے اور دوسرے خیرات بہتر کاموں میں صرف ہو گی۔

درخت لگائیے

مویشیوں کا گوبر ایک قیمتی کھاد ہے جس کی ہماری زمینوں کو بڑی ضرورت ہے مگر ایندھن کی کمی کے باعث ہم اس کا ایک حصہ ضائع کر دیتے ہیں۔ احباب کو سرکاری اعلانات سے علم ہو گیا ہو گا کہ آج کل درخت لگانے کا موسم ہے۔ ہم اس موقع پر تھوڑی سی تکلیف برداشت کر کے کیوں نہ اس قیمتی ملکی دولت کو اس کے صحیح مصرف کے لئے محفوظ رکھنے کا اقدام کریں۔ جملہ مجالس انصار اللہ خصوصاً ربوہ اور دیہات کی مجالس سے اس طرف فوری توجہ کی درخواست ہے۔

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان برائے انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت و تجاویز

امسال مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۴-۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۶۱ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار جب سابق تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ہال میں منعقد ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب اپنی تجاویز ۱۵ر فروری ۱۹۶۱ء تک اپنی جماعت کی رپورٹ کے ساتھ بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ نیز نمائندگان کے متعلق اطلاع حسب ذیل مسودہ کے مطابق دفتر ہذا میں بھجوائیں تو مناسب ہو گا:۔

جماعت احمدیہ .... (نام جماعت) .... ضلع .... نے اپنے اجلاس منعقدہ .... (تاریخ اجلاس) میں مندرجہ ذیل احباب کو جملہ شرائط شائع شدہ برائے نمائندگان کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء کے لئے نمائندہ منتخب کیا ہے نیز یہ بھی تصدیق کی جاتی ہے کہ یہ احباب نادہندہ نہیں ہیں۔

(۱) دستخط سیکرٹری مال ....

(۲) دستخط صدر/امیر جماعت احمدیہ .... ضلع ....

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

آج سے سترہ برس پیشتر تعلیم الاسلام کالج قادیان کے افتتاح کے موقعہ پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نہایت بصیرت افروز تقریر

کالج کے قیام کی اغراض اور پروفیسرز کیلئے نہایت اہم ہدایات

مختلف علوم کے ماتحت اسلام پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں ان کا ردّ انہی علوم کے ذریعہ کرنے کی کوشش کرو۔

اس امر کو ہمیشہ یاد رکھو کہ تمام نئے علوم اور نئی تحقیقاتیں اسلام کی مؤید ہیں

ہمیں کامل یقین ہے کہ احمدیت کے بیج سے ایک ایسا تناور درخت پیدا ہونیوالا ہے جسکے سایہ تلے تمام دنیا آرام کریگی

۴ جون ۱۹۴۴ء کو تعلیم الاسلام کالج قادیان کے افتتاح کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو تقریر فرمائی تھی وہ ابھی تک شائع نہیں ہو سکی تھی اب صیغہ زود نویسی اس تقریر کو اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے معوذتین کی تلاوت کی اور اس کے بعد فرمایا:۔

یہ تقریب جو تعلیم الاسلام کالج کے افتتاح کی ہے، اپنے اندر دوگونہ مقاصد رکھتی ہے۔

ایک مقصد

تو اشاعت تعلیم ہے، جس کے بغیر تمدنی اور اقتصادی حالت کسی جماعت کی درست نہیں رہ سکتی۔ جہاں تک تعلیمی سوال ہے یہ کالج اپنے دروازے ہر قوم اور ہر مذہب کے لئے کھلا رکھتا ہے۔ کیونکہ تعلیم کا حصول کسی ایک قوم کے لئے نہیں ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم تعلیم کو بحیثیت ایک انسان ہونے کے ہر انسان کے لئے ممکن اور سہل الحصول بنا دیں۔ میں نے لاہور میں ایک دو ایسی انسٹی ٹیوٹ دیکھیں جن کے بانی نے یہ شرط لگا دی تھی کہ ان میں کسی مسلمان کا داخلہ ناجائز ہوگا۔ مجھ سے جب اس بات کا ذکر ہوا تو میں نے کہا اس کا ایک ہی جواب ہو سکتا ہے کہ مسلمان بھی ایسی ہی انسٹی ٹیوٹ قائم کریں۔ اور اس میں یہ واضح کریں کہ اس میں کسی غیر مسلم کا داخلہ ناجائز نہ ہوگا۔ کیونکہ ایک مسلم کا اخلاقی نقطۂ نگاہ دوسری قوموں سے مختلف ہوتا ہے۔ پس

جہاں تک تعلیم کا سوال ہے ہماری پوری کوشش ہوگی کہ ہر مذہب و ملت کے لوگوں کے لئے تعلیم حاصل کرنا آسان ہو۔ اس کالج کے دروازے

ہر مذہب و ملّت کے لوگوں کے لئے کھلے ہوں اور انہیں ہر ممکن امداد اِس انسٹی ٹیوٹ سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے دی جائے۔

دوسرا پہلو

اس کا یہ ہے کہ آجکل کی تعلیم بہت سا اثر مذہب پر بھی ڈالتی ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ غلط اثر ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ مذہب کے خلاف ہوتا ہے۔ ہم یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ خدا کا فعل اس کے قول کے خلاف ہوتا ہے۔ نہ ہم یہ ماننے کے لئے تیار ہیں کہ خدا کا قول اس کے فعل کے خلاف ہوتا ہے۔ ہمیں ایک اور ایک دو کی طرح یقین ہے کہ خواہ ہمارے پاس ایسے ذرائع نہ بھی ہوں جن سے ان اعتراضات کا اسی رنگ میں دفعیہ کیا جا سکتا ہو جس رنگ میں وہ اسلام پر کئے جاتے ہیں، یا جن علوم کے ذریعہ وہ اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ انہی علوم کے ذریعہ ان

اعتراضات کا ردّ

کیا جا سکتا ہو۔ پھر بھی یہ یقینی بات ہے کہ جو اعتراضات خدا تعالیٰ کی ہستی پر پڑتے ہیں، یا جو اعتراضات خدا تعالیٰ کے رسولوں پر پڑتے ہیں، یا جو اعتراضات اسلام کے بیان کردہ عقائد پر پڑتے ہیں، وہ تمام اعتراضات غلط ہیں اور یقیناً کسی غلط استنباط کا نتیجہ ہیں۔ چونکہ اس قسم کے اعتراضات کا مرکز کالج ہوتے ہیں، اس لئے

ہمارے کالج کے قیام کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ مذہب پر جو اعتراضات مختلف علوم کے ذریعہ کئے جاتے ہیں۔ ان کا انہی علوم کے ذریعہ ردّ کیا جائے اور ہمارے کالج میں جہاں ان علوم کے پڑھانے پر پروفیسر مقرر ہوں وہاں ان کا ایک یہ کام بھی ہو۔ کہ وہ انہی علوم کے ذریعہ ان اعتراضات کو ردّ کریں۔ اور دنیا پر ثابت کریں کہ اسلام پر جو اعتراضات ان علوم کے نتیجہ میں کئے جاتے ہیں وہ سرتاپا غلط اور بے بنیاد ہیں۔

پس جہاں دوسرے پروفیسروں کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ ان اعتراضات کو زیادہ سے زیادہ قوی کرتے چلے جائیں وہاں ہمارے پروفیسروں کی غرض یہ ہوگی۔ کہ وہ ان اعتراضات کا زیادہ سے زیادہ ردّ کرتے چلے جائیں۔ اب تک ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں تھا۔ جس سے یہ کام سرانجام دیا جا سکے۔ انفرادی طور پر ہماری جماعت میں پروفیسر موجود تھے۔ مگر وہ چنداں مفید نہیں ہو سکتے تھے۔ اور نہ ان کے لئے کوئی موقعہ تھا کہ وہ اپنے مقصد اور مدعا کو معتدبہ طور پر حاصل کر سکیں۔

پس جہاں ہمارے کالج کے منتظمین کو اور عملہ کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ غیر مذاہب کے طالب علم جو داخل ہونے کے لئے آئیں ان کے داخلہ میں کوئی ایسی روک نہ ہو جس کے نتیجہ میں وہ اس کالج کی تعلیم سے فائدہ حاصل نہ کر سکیں۔ وہاں منتظمین کو یہ بھی چاہیئے کہ وہ کالج کے پروفیسروں کے ایسے ادارے بنائیں جو ان مختلف قسم کے اعتراضات کو جو مختلف علوم کے ماتحت اسلام پر کئے جاتے ہیں۔ جمع کریں۔ اور اپنے طور پر ان کو ردّ کرنے کی کوشش کریں۔ اور ایسے رنگ میں تحقیقات کریں کہ نہ صرف عقلی اور مذہبی طور پر وہ ان اعتراضات کو ردّ کر سکیں۔ بلکہ خود ان علوم سے ہی وہ ان کی تردید کر دیں۔

میں نے دیکھا ہے بسا اوقات بعض علوم جو رائج ہوتے ہیں۔ محض ان کی ابتداء کی وجہ سے لوگ ان سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ ذرا کوئی تھیوری نکل آئے۔ تو بغیر اس کا ماحول دیکھنے کے اور بغیر اس کے مالہٗ اور ما علیہ پر کافی غور کرنے کے وہ ان سے متاثر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور اسے علمی تحقیق قرار دے دیتے ہیں، مثلاً پچھلے سو سال سے

ڈارون تھیوری

نے انسانی دماغوں پر ایسا قبضہ کر لیا تھا۔ کہ گو اس کا مذہب پر حملہ نہیں تھا۔ مگر لوگوں نے یہ سمجھ لیا تھا۔ کہ اس تھیوری کی وجہ سے تمام مذاہب باطل ہو گئے ہیں۔ کیونکہ

ارتقا کا مسئلہ ثابت ہو گیا ہے

حالانکہ جس مذہب پر اس تھیوری کا براہ راست حملہ ہو سکتا تھا وہ عیسائیت ہے۔ اسلام پر اس کا کوئی حملہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اسی طرح جہاں تک خدا تعالیٰ کے وجود کا علمی تعلق ہے ارتقائے مسئلہ کا مذہب کے خلاف کوئی اثر نہیں تھا صرف انتہائی حد تک پہنچ کر اس مسئلہ کا بعض صفات الٰہیہ کے ساتھ ٹکراؤ نظر آتا تھا اور درحقیقت وہ بھی غلط فہمی کا نتیجہ تھا۔ لیکن ایک زمانہ ایسا گذرا ہے جب یہ سمجھا جاتا تھا کہ ڈارون تھیوری کے خلاف کوئی بات کہنا عقل اور سائنس پر حملہ کرنا ہے۔ مگر اب ہم دیکھتے ہیں آہستہ آہستہ وہی یورپ جو کسی زمانہ میں ڈارون تھیوری کا قائل تھا اب اس میں

ایک زبردست رَو

اس تھیوری کے خلاف چل رہی ہے اور اب اس پر بڑا حملہ حساب کی طرف سے ہوا ہے۔ چنانچہ علم حساب کے ماہرین اس طرف آ رہے ہیں کہ یہ تھیوری بالکل غلط ہے مجھے پہلے بھی اس قسم کے رسالے پڑھنے کا موقع ملا تھا۔ مگر گذشتہ دنوں جب میں دہلی گیا تو وہاں مجھے علم حساب کے ایک بہت بڑے ماہر پروفیسر ملے جنہیں پنجاب یونیورسٹی نے بھی پچھلے دنوں لیکچروں کے لئے بلایا تھا اور ان کے پانچ سات لیکچر ہوئے تھے۔ انہوں نے بتایا تھا کہ علم حساب کے رو سے

یہ قطعی طور پر ثابت کیا جا چکا ہے

کہ سورج اڑتالیس ہزار سال میں اپنے محور کے گرد چکر لگاتا ہے اور جب وہ اپنے اس چکر کو مکمل کر لیتا ہے تو اس وقت مختلف سیاروں سے مل کر اس کی گرمی اتنی تیز ہو جاتی ہے کہ اس گرمی کے اثر کی وجہ سے اس کے اردگرد چکر لگانے والے تمام سیارے پگھل کر راکھ ہو جاتے ہیں۔ میں نے کہا اگر اڑتالیس ہزار سال میں تمام سیارے سورج کی گرمی سے پگھل کر راکھ ہو جاتے ہیں تو اس کے معنے یہ ہیں کہ دنیا کی عمر اس سے زیادہ نہیں ہوتی۔ وہ کہنے لگے بالکل ٹھیک ہے دنیا کی عمر اس سے زیادہ ہرگز نہیں ہو سکتی۔ میں نے کہا ابھی ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ یہ علم قطعی طور پر صحیح ہے لیکن اگر آپ کی رائے کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ ڈارون تھیوری اور جیالوجی کی پرانی تھیوری بالکل باطل ہے۔ وہ کہنے لگے یقیناً باطل ہیں۔ میں نے کہا

علوم کا آپس میں ٹکراؤ

آپس میں کس طرح ہو گیا انہوں نے کہا وہ تو علوم رہے ہی نہیں عقلی ڈھکوسلے چلانے ہیں اور ہم جو کچھ کہتے ہیں علم حساب کے رو سے کہتے ہیں۔ بہرحال اب ایک ایسی رو چل پڑی ہے کہ وہ بات جس کے متعلق تھوڑا عرصہ ہوا یہ سمجھا جاتا تھا کہ اس کے بغیر علم مکمل ہی نہیں ہو سکتا اب اسی کو رد کرنے والے اور علوم ظاہر ہو رہے ہیں۔ اسی طرح نیوٹن کی تھیوری کشش ثقل کے متعلق تھی ایک لمبے عرصہ تک قائم رہی۔ مگر اب آئن سٹائن کے نظریہ نے اس کا بہت سا حصہ باطل کر دیا ہے

اس سے پتہ لگتا ہے

کہ جن باتوں سے دنیا مرعوب ہو جاتی ہے وہ بسا اوقات محض باطل ہوتی ہیں اور ان کا لوگوں کے دلوں پر اثر نئے علم کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ اپنی جہالت اور کم علمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (باقی)

اراکین انصار اللہ توجہ فرمائیں!

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام قرآن کریم پارہ چہارم (پہلا نصف) کا امتحان مورخہ ۲ اپریل ۱۹۶۱ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ ایک جگہ تاریخ دو کی بجائے ۱۲ اپریل چھپ گئی ہے۔ انصار اللہ احباب اس کی تصحیح فرما لیں۔ دراصل یہ تاریخ بارہ کی بجائے دو اپریل بروز اتوار ہے۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ نصر اللہ بٹ صاحب ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ کراچی مورخہ ۵ /۱ رات دس بجے اچانک رحلت فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ صرف ایک دن بیمار رہیں ڈاکٹر جان مشہود معالج کی تشخیص کے مطابق دماغ میں ٹی بی تھی۔ بڑی نیک مخلص خاتون تھیں۔ اپنے حلقہ میں ناصرات الاحمدیہ کی سیکرٹری تھیں۔ دین کی ہر تحریک میں حصہ لیتی تھیں۔

مرحومہ کے والد مکرم محمد شفیع صاحب ہیڈ کلرک چیفس کالج لاہور بڑے مخلص احمدی ہیں۔ آپ کو بذریعہ تار و فون اطلاع بھجوائی گئی اور آپ مورخہ ۶/۱ کو بذریعہ ہوائی جہاز مع اہل و عیال کراچی پہنچ گئے خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ کو لالو کھیت کے مقامی قبرستان میں دفن کیا گیا احمدی احباب کے علاوہ بہت سے غیر احمدی احباب بھی تجہیز و تکفین میں برابر کے شریک رہے جزاکم اللہ احسن الجزاء

مرحومہ نے اپنی یادگار ایک اڑھائی سال کی بچی چھوڑی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور بچی کا حافظ و ناصر ہو اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا محمد لطیف)

دوست چندہ امداد درویشان کو یاد رکھیں!

یہ ایک بڑی اہم جماعتی ذمہ داری ہے

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

کچھ عرصہ سے چندہ امداد درویشان میں کافی کمی آگئی ہے۔ جس سے مجھے اس قرآنی نکتہ کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے کہ خواہ کوئی کام کیسا ہی مبارک اور اہم ہو اس کے لئے بار بار تذکیر یعنی یاددہانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ احباب جماعت میں غفلت پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

سو میں اس نوٹ کے ذریعہ تمام مخلص بھائیوں اور بہنوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ امداد درویشان کا چندہ ایک اہم جماعتی ذمہ داری ہے جس کی طرف سے مخلصین جماعت کو کبھی غافل نہیں ہونا چاہئے۔ جو درویش (اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کے مطابق حقیقۃً درویش ہی ہیں) اس وقت قادیان کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے کے لئے دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ اور ہندوستان میں تبلیغ و تربیت کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ وہ دراصل اس کام میں ساری جماعت کے نمائندہ ہیں اور ان کی خدمت ایک بھاری جماعتی خدمت ہے۔ جو یقیناً خدا کے حضور بڑے ثواب کا موجب ہے کیونکہ ان میں سے اکثر بڑی تنگی کی حالت میں زندگی گذار رہے ہیں۔ پس ہمارا فرض ہے کہ اپنی طاقت اور خدائی توفیق کے مطابق ان کی امداد کریں۔ یہ امداد موجودہ حالات میں زیادہ تر دو طرح سے کی جا سکتی ہے۔

(۱) اوّل جن درویشوں کے عزیز و اقارب پاکستان میں ہیں اور وہ اپنے عزیز درویشوں کی امداد سے محروم ہیں۔ اُن کی امداد کا انتظام کرنا ہمارا اوّلین فرض ہے۔ جس میں بوڑھے والدین کی امداد یا بیوہ بہنوں کی امداد یا قریبی عزیزوں کی شادی کے موقعہ پہ امداد یا پاکستان میں تعلیم پانے والے بچوں کی امداد وغیرہ شامل ہیں۔

(۲) جو درویش وقتاً فوقتاً پاکستان آتے رہتے ہیں اور یہاں آکر ان میں سے اکثر قریباً قلاش ہوتے ہیں۔ اُن کی پاکستان میں ضروری امداد کا انتظام کرنا تاکہ وہ ربوہ کی زیارت سے مشرف ہو سکیں۔ اور تازہ مذہبی لٹریچر خرید سکیں۔ اور اپنے ویزا کے مطابق اپنے عزیزوں سے بھی ملاقات کر سکیں۔ جن میں سے بعض دور دراز کے شہروں میں آباد ہیں اور ان کے پاس پہنچنا کافی اخراجات کا متقاضی ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ گذشتہ جلسہ کے موقعہ پر جو یکصد درویش ربوہ آئے تھے ان پر دفتر ہذا کا تین ہزار روپیہ خرچ ہوا تھا۔ اس سے خرچ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

پس میں جماعت کے مخلص اور مخیّر اصحاب سے پھر ایک دفعہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس اہم ذمہ داری کی طرف توجہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ حدیث میں آتا ہے کہ مَنْ کَانَ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ عَوْنِہٖ "یعنی جو شخص اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں لگ جاتا ہے"۔ اور یہاں تو کسی عام بھائی کی امداد کا سوال نہیں۔ بلکہ خاص حالات میں اپنے مخلص درویش بھائیوں کی امداد کا سوال ہے جو ساری جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے قادیان کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے کے لئے دارالامان میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ واضح رہے کہ امداد درویشان کے اس کام کے لئے ہمیں انجمن سے کوئی گرانٹ نہیں ملتی بلکہ سارا کام چندہ سے چلتا ہے۔

[illegible] ۲۲ / ۶۱

درخواستہائے دعا

(۱) میری لڑکی امۃ الہادی اہلیہ اقبال احمد صاحب کا اپریشن ہوا ہے۔ اس کا پتہ نکال دیا گیا ہے جو پتھریوں سے بھرا ہوا تھا احباب کرام سے اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

(خاکسار۔ احسان علی ۱۷ میکلوڈ روڈ۔ لاہور)

(۲) ان دنوں میٹرک فائنل کا امتحان ہو رہا ہے۔ احباب احمدی طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳) میرا شانہ کا اپریشن کامیاب رہا لیکن ابھی تک زخم پورے طور پر مندمل نہیں ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ وہ شافی مطلق مجھے کامل طور پر شفا عطا کرے آمین (محمد بدرالدین احمدی مقام کیرانوالہ ضلع گجرات)

ولادت:۔ میری بہن اہلیہ شیخ عبدالمجید صاحب اکونٹنٹ فلور ملز لاہور کو خداوند کریم نے ۱۵ جنوری ۱۹۶۱ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حضور پر نور نے ازراہ شفقت عبدالوحید تجویز فرمایا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے اور نیک با اقبال اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(صفیہ بیگم بنت شیخ محمد حسن صاحب نیروبی)

فاضل نفری طاقت کمیشن کا سوالنامہ

حکومت پاکستان نے کچھ عرصہ قبل فوج کے ماسٹر جنرل آف آرڈی ننس میجر جنرل نفضل مقیم خان کی صدارت میں "فاضل نفری طاقت کمیشن" مقرر کیا تھا۔ اس کمیشن کو فاضل (بیکار یا نیم بیکار) افراد کو مصروف کرنے کے لئے سفارشات پیش کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس کمیشن نے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے ۱۷ نکات پر مشتمل ایک سوالنامہ مرتب کیا ہے اس مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر سوالنامہ کا مکمل متن شائع کیا جا رہا ہے۔

سوال ۱۔ کسی ملک کی نفری طاقت اس کی کل آبادی پر مشتمل ہوتی ہے۔ جس میں ایک خاص حد سے کم عمر بچے اور ایسے افراد شامل نہیں ہوتے جو بڑھاپے یا کسی دائمی جسمانی یا دماغی معذوری کی وجہ سے کام کرنے کے قابل نہ رہے ہوں۔

گویا نفری طاقت میں اقتصادی طور پر مصروف عمل افراد شامل ہوتے ہیں چاہے وہ پورے طور پر برسر روزگار ہوں۔ یا ادھورے طور پر یا بالکل بے روزگار ہوں۔ اس میں وہ افراد بھی شامل ہیں جو اقتصادی طور پر مصروف عمل نہ ہوں۔ لیکن کام کرنے کے قابل ہوں مثال کے طور پر پنشن یافتہ افراد نکھٹو لوگ اور ایسے اشخاص جن کا تمام وقت تعلیم حاصل کرنے یا گھریلو فرائض انجام دینے میں صرف ہوتا ہے۔

آپ کے خیال میں۔

(ا) فاضل نفری طاقت کن افراد پر مشتمل سمجھی جانی چاہیئے؟

(ب) فاضل نفری طاقت میں کم سے کم کس عمر کے افراد شامل کئے جائیں؟

سوال ۲۔

ہمارے ملک میں جو سماجی و اقتصادی حالات پائے جاتے ہیں اور روزگار حاصل کرنے کے جو مواقع دستیاب ہیں ان کے پیش نظر ہماری فاضل نفری طاقت دو قسم کے افراد پر مشتمل ہے۔ وقتی اور دائمی۔ ان دو سرخیوں کے تحت آپ افراد کے کون کون سے گروہ شامل کریں گے؟

سوال ۳۔ آپ کے خیال میں وہ کونسے سماجی و اقتصادی اسباب ہیں جن سے فاضل نفری طاقت پیدا ہوتی ہے؟ اور ان میں کونسے اسباب مستقبل میں بھی فاضل نفری طاقت پیدا کرتے رہیں گے؟

سوال ۴۔ ان اسباب کا تجزیہ کرلینے کے بعد آپ کی رائے میں فاضل نفری طاقت کی پیداوار کو روکنے یا اس میں کمی کرنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں؟

سوال ۵۔ کام، سماج اور ملک کے متعلق عوام کا موجودہ انفرادی اور اجتماعی رویہ دور غلامی کی یادگار ہے انگریزوں کے دور حکومت میں ہر شخص یہ آس لگائے بیٹھا رہتا تھا کہ حکومت اس کے لئے نہ صرف کام مہیا کرے بلکہ اسکے روزمرہ کے مسائل کو بھی سلجھائے آزادی کے بعد یہ تصور بالکل بدل دینا چاہیئے تھا

آپ کے خیال میں ایک آزاد قوم کی حیثیت سے کام کے متعلق فرد اور جماعت پر کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور روزگار مہیا کرنے کے سلسلے میں حکومت کی ذمہ داری کیا ہے؟

خواتین کا مسئلہ

سوال ۶۔ عورتوں سے کام لینے کے متعلق دو مختلف نظریئے ہیں۔ بعض ممالک میں عورتیں مردوں کے دوش بدوش کام کرتی ہیں اور بعض ممالک میں عورتوں سے صرف ایسے کام کرائے جاتے ہیں جو ان کی فطرت کے موافق سمجھے جاتے ہیں۔ آپ کے خیال میں نسوانی "نسوانی نفری" سے کام لینے کے متعلق ہمارا کیا نظریہ ہونا چاہیئے؟

سوال ۷۔ صدیوں کے رسم ورواج اور غلط خیالات کی بناء پر ہمارے ملک میں بعض علاقوں کے لوگ جسمانی محنت مشقت میں عار محسوس کرتے ہیں محض مادی فائدے کی ترغیب دے کر یہ عادتیں نہیں بدلی جا سکتیں۔ آپ کے خیال میں لوگوں کو کام کرنے کا عادی اور محنتی بنانے کے لئے کیا کیا تدابیر اختیار کی جا سکتی ہیں؟

سوال ۸۔ صنعت وحرفت کی ترقی کی وجہ سے اور اس کے علاوہ کلر، تھور اور سیم وغیرہ سے زرعی پیداوار میں جو کمی ہوئی ہے اس کی بناء پر بیشتر دیہاتی، شہری اور صنعتی علاقوں میں آنا شروع ہو گئے ہیں۔ اس انتقال آبادی کی وجہ سے دیہاتی علاقوں میں نیم مصروف افراد کی کمی ہو گئی ہے اور اس کے برخلاف شہری علاقوں میں بے روزگاروں کی تعداد بڑھ گئی ہے

آپ کے خیال میں اس نقل آبادی کو روکنے یا کسی منصوبہ کے تحت لانے کے لئے کیا کیا اقدامات کئے جا سکتے ہیں؟

دیہات

سوال ۹۔ گاؤں کی زندگی میں کس طرح زیادہ دلچسپی اور تنوع پیدا کیا جا سکتا ہے تاکہ گاؤں کی زیادہ تر آبادی گاؤں ہی میں مصروف اور خوشحال رہے؟

سوال ۱۰۔ اُجرت پر کام کرنے والے لوگ نسبتاً آسانی سے مل جاتے ہیں۔ لیکن بغیر اجرت رضاکارانہ طور پر کام کرانے میں بڑی مشکلات پیش آتی ہیں یہ رضاکارانہ کام دو قسم کا ہو سکتا ہے ایک وہ جس کا تعلق ذاتی نیکی اور بھلائی سے ہوتا ہے۔ اور دوسرا وہ جس سے سماج کو اقتصادی فائدہ ہوتا ہے۔ مثلاً دیہات میں سڑکیں بنانا، سیم سے بچنے کے لئے نالیاں کھودنا بند بنانا وغیرہ۔

(ا) کیا آپ کے خیال میں آخر الذکر کام کے لئے افراد کو جبراً بھرتی کیا جائے؟ اگر ایسا کیا جائے تو انہیں کس طرح اور کس حد تک پابند کیا جائے؟

(ب) کس قسم کے کام کو خالص رضاکارانہ کام کہا جا سکتا ہے؟

سوال ۱۱۔ مشینوں کے استعمال سے فائدوں کے ساتھ ساتھ نقصانات بھی پہنچے ہیں۔ بعض صورتوں میں روزگار کے مقابلے میں بے روزگاری زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ آپ کے خیال میں ایسے کونسے شعبے ہیں جن میں ہمیں مشینوں سے کام لینا چاہیئے اور ایسے کونسے شعبے ہیں جن میں ہمیں مشینوں کی بجائے اپنی نفری طاقت سے زیادہ سے زیادہ کام لینا چاہیئے؟

سوال ۱۲۔ فصلی بے روزگاری ہماری زرعی معیشت کی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔ اس بیکار نفری سے کام لینے کے لئے آپ کیا اقدامات تجویز کرتے ہیں؟

سوال ۱۳۔ تعلیم یافتہ بے روزگار ہاتھ سے کام کرنے میں عار محسوس کرتے ہیں۔ اس خرابی کو دور کرنے کے لئے کیا تدبیریں اختیار کرنی چاہئیں؟

سوال ۱۴۔ نفری طاقت کی نتیجہ خیز منصوبہ بندی کے لئے ایک لازمی شرط یہ ہے کہ مختلف محنت کشوں اور کاریگروں کے متعلق باقاعدہ اور مکمل معلومات برابر حاصل ہوتی رہیں۔ آپ مقامی اور قومی پیمانے پر ایسے لوگوں کے حالات اور خصوصیات کے بارے میں برابر ضروری معلومات حاصل کرنے کے لئے کیا انتظامات تجویز کرتے ہیں؟

سوال ۱۵۔ نفری طاقت کے وسائل اور موجودہ ضروریات میں توازن پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ روزگار کے متعلق صحیح مشورہ دینے کا انتظام ہو۔ آپ کے خیال میں اس قسم کے مشورے کا مقصد اور دائرہ کار کیا ہونا چاہیئے اور اس کام کو نفری طاقت کے جائزے اور اس کے استعمال سے کس طرح منسلک کیا جائے؟

بے ہنر افراد

سوال ۱۶۔ ہمارے یہاں بے ہنر اشخاص کی بہتات ہے۔ ترقی کے لئے . . . . یہ کافی نہیں کہ صرف بے ہنروں کے لئے روزگار کا منصوبہ بنایا جائے۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ انہیں ہنر سکھانے کے لئے مناسب انتظامات کئے جائیں جن سے وہ کم سے کم خرچ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

(ا) آپ کے خیال میں موجودہ بے ہنر نفری طاقت سے مطلوبہ ہنرمند افراد پیدا کرنے کے لئے کیا انتظامات کرنے چاہئیں؟

(ب) اس مقصد کے لئے آپ کس قسم کے تربیتی ادارے تجویز کرتے ہیں؟

(ج) آپ کے خیال میں "تربیت در صنعت" کے کیا پروگرام ہونے چاہئیں اور یہ پروگرام کہاں تک مفید اور کارگر ہو سکتے ہیں؟

سوال ۱۷۔ نفری طاقت ملک کا سب سے بڑا اثاثہ ہے۔ ہمارے ملک کی آئندہ فلاح و ترقی زیادہ تر اس کے صحیح استعمال پر منحصر ہے آپ کے خیال میں حکومت کس قسم کی تنظیم قائم کرے جو ہماری نفری طاقت کو صحیح تربیت دینے اور متعلقہ امور میں ربط ضبط رکھنے اور اس سے ٹھیک کام لینے کی منصوبہ بندی مؤثر طور پر کر سکے؟ اس مقصد کی تکمیل میں غیر سرکاری یا نجی تنظیمات کیا خدمات انجام دے سکتی ہیں؟

ماہنامہ انصار اللہ کا ماہ فروری کا شمارہ بھجوا دیا گیا ہے

خریداران ماہنامہ "انصار اللہ" کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ماہنامہ "انصار اللہ" کا ماہ فروری کا شمارہ ۶ فروری کو ڈاک خانہ کے سپرد کر دیا گیا تھا۔ جن احباب کو یہ پرچہ موصول نہ ہوا ہو وہ ازراہ کرم دفتر کو اطلاع فرما دیں۔ جزاکم اللہ

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے بچے نفیس احمد پر شدید دل کے درد کا حملہ ہوا ہے۔ اس وقت گنگا رام ہسپتال میں داخل ہے۔ سخت پریشانیوں نے گھیرا ہوا ہے۔ احباب بچے کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

(محمد سعید سلیم دار التجلید لاہور)

امتحان پیشگوئی مصلح موعود زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

امسال بھی انشاء اللہ یوم مصلح موعود پر ایک تحریری مقابلہ پیشگوئی مصلح موعود پر ہوگا۔ پیشگوئی پر مختلف سوال ڈالے جائیں گے۔ اس لئے ربوہ اور لجنات بیرون سے درخواست ہے کہ جو بہنیں امتحان میں شامل ہونا چاہیں جلد از جلد اپنے نام بھجوائیں۔ نیز یہ بھی لکھیں کہ کتنی کتنی تعداد میں پرچے بھجوائے جائیں ناصرات کا امتحان بھی ہوگا۔ (سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

نقد ادائیگی چندہ وقف جدید۔ سال چہارم

ذیل میں مخلصین کے اسماء درج ذیل ہیں جنہوں نے وقف جدید کے سالم چندے ادا کر دیئے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء (ناظم مال وقف جدید)

نواب محمد عبداللہ خانصاحب لاہور ۱۰۰-۰-۰
صوفی غلام محمد صاحب کاچھلو تھرپارکر ۸-۰
اعجاز احمد صاحب ایاز پسر // ۶-۷۵
مبارک احمد صاحب طاہر // ۶-۷۵
محترمہ نور بی بی صاحبہ والدہ // ۷-۲۵
رمضان بی بی صاحبہ اہلیہ // ۶-۷۵
صفیہ بیگم صاحبہ دختر // ۶-۷۵
خورشید بیگم صاحبہ بہو // ۶-۷۵
عبدالعزیز صاحب خالد کاچھلو تھرپارکر ۶-۷۵
زینب بیگم صاحبہ اہلیہ // ۶-۷۵
عبدالکریم صاحب۔ کاچھلو تھرپارکر ۶-۷۵

. . . .

محمد صدیق صاحب // ۴-۷۵
چوہدری علی اکبر صاحب باب الابواب ربوہ ۶-۱۹
میاں چراغ الدین صاحب ملازم لنگر خانہ ۶-۳۷
عبداللطیف خانصاحب بیت المال ربوہ ۲۲-۰-۰
حاجی قمر الدین صاحب۔ قمرآباد مورو ضلع نوابشاہ ۱۱-۰-۰
نجم الدین صاحب // ۸-۰-۰
کرم الدین صاحب // ۸-۰-۰
علم الدین صاحب // ۹-۰-۰
نبی بخش صاحب // ۷-۵۰
خیر الدین صاحب // ۸-۰-۰

لال دین صاحب قمرآباد۔ مورو ضلع نوابشاہ ۷-۵۰
غلام علی صاحب // ۹-۰-۰
ڈاکٹر نذیر محمد صاحب // ۱۱-۰-۰
حاجی کریم بخش صاحب // ۱۱-۰-۰
قاضی غلام محمد صاحب // ۷-۵۰
سائیں داد صاحب // ۸-۵۰
ولی محمد صاحب // ۹-۰-۰
ٹھیکیدار محمد افضل صاحب لاہور ۶-۳۷
محمد صدیق صاحب گگھڑ ۶-۲۵
رشید احمد صاحب نکڑی امیر یار ربوہ ۶-۰-۰
سردار احمد صاحب بھیپ احمد آباد سیالکوٹ ۶-۲۵
راج بابا صاحبہ // ۶-۲۵
محمد احمد صاحب قمر بحساب جماعت احمدیہ سیالکوٹ ۱۴۱-۷۵
ڈاکٹر امیر زادہ عبدالرحیم صاحب مردان ۶-۰-۰
رشید اکبر صاحب مردان ۲۵-۰-۰
محمد رفیع صاحب ناصر گولبازار ربوہ ۱۳-۰-۰
میر فضل داد صاحب آف کویت ۶-۰-۰
قریشی فضل حق صاحب گولبازار ربوہ ۱۶-۰-۰

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ تمام ان لجنات کو بھجوائی جا رہی ہیں جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نہ لے جا سکیں۔ یہ رپورٹ تمام لجنات کو اپنے ریکارڈ میں رکھنے کے لئے بھجوائی جا رہی ہے۔ اس کی قیمت اڑھائی روپیہ ہے۔ براہ مہربانی چندہ کے ہمراہ قیمت ارسال فرمائیں۔ جن لجنات کو رپورٹ نہ ملے وہ اطلاع بذریعہ خط بھجوا دیں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری اطلاع برائے راہ ایمان

بہت سی لجنات کی طرف سے کتاب "راہ ایمان" برائے ناصرات الاحمدیہ بذریعہ وی پی طلب کی جا رہی ہے۔ ایسی لجنات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کتاب کی قیمت ۱۰ نئے پیسے فی نسخہ ہے۔ اس حساب سے مطلوبہ تعداد کی قیمت مع ڈاک خرچ بھجوا دیا کریں۔ تاکہ بذریعہ ڈاک کتاب بھجوا دی جایا کرے۔ وی پی کرنے سے خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

ہندوستان سے بھی اس سلسلہ میں خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ کتاب لجنہ اماء اللہ قادیان سے منگوا لیں۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱-۲-۳ فروری سنہ ۶۱ء کو جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں توحید باری تعالیٰ۔ فضائل قرآن مجید۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بلند شان۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان جاریہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ۔ جماعت احمدیہ کی خدمات اسلامیہ اور غیر ممالک میں اشاعت اسلام کے عنوانات پر تقریریں کی گئیں۔

جلسہ میں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری۔ مکرم مولوی احمد خاں صاحب نسیم۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ۔ مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف۔ اور مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب۔ مکرم ابوطالب صاحب افریقی۔ مکرم محمد عثمان صاحب چینی مکرم مولوی عبدالمالک صاحب شاہد مربی نے شمولیت فرمائی۔ اور حاضرین سے خطاب فرمایا۔

جلسہ میں ضلع ہذا کی مندرجہ ذیل جماعتوں کے احباب شریک ہوئے۔ راجن پور۔ جام پور بستی رنداں وسہرانی۔ دگل گوڈو۔ شادن لنڈ۔ چاہ اسماعیل والا۔ کوٹ قیصرانی۔ رکھ مور جھنگی وغیرہ

جماعت احمدیہ ملتان اور مظفرگڑھ کے دوست بھی ہماری دعوت پر جلسہ میں شریک ہوئے۔ مکرم ملک عمر علی صاحب امیر ضلع ملتان بھی تشریف لائے۔ اور احباب سے خطاب فرمایا۔ اسی طرح ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا اور چوہدری عبداللطیف صاحب ملتان نے بھی تقاریر فرمائیں۔ عزیزم کریم بخش صاحب بستی رنداں اور چوہدری عبدالشکور صاحب ملتان مختلف اجلاسوں میں منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھکر حاضرین کو محظوظ کرتے رہے۔

لاؤڈ سپیکر اور شامیانہ کا عمدہ انتظام تھا اور مستورات کے لئے پردہ کا اہتمام تھا۔

جلسہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی جلسہ سالانہ کی ریکارڈ شدہ تقاریر اور دیگر ریکارڈ کی ہوئی تقریریں اور نظمیں سنائی گئیں۔ قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت نے سرانجام دیا۔ جلسہ بخیر وخوبی بعد دعا ختم ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

(امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں)

اعلانات دارالقضاء

۱۔ مکرم مشتاق احمد صاحب ڈویژنل پرسنل آفیسر این ڈبلیو آر ۲۱/۱ لم والٹن روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ مسماۃ بلقیس بیگم صاحبہ بتاریخ ۲۲/۱/۶۱ وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کے نام پر قطعہ ۲/۲۴ واقعہ محلہ دارالصدر ربوہ رقبہ دو کنال ایک سو دس مربعہ فٹ اراضی ہے یہ اراضی اب میرے نام پر منتقل کر دی جائے۔ مرحومہ کی اولاد تین بچیاں ہیں جو میرے پاس ہیں اور کوئی وارث نہیں ہے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

۲۔ مکرم خان محمد سعید خان صاحب ابن عبدالغنی خانصاحب مرحوم سب انسپکٹر پولیس تھانہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مرحوم کے نام پر ڈیڑھ کنال اراضی محلہ دارالرحمت ربوہ میں (پلاٹ ۲۹ تا ۳۰) الاٹ شدہ ہے اس اراضی کے متعلق والد صاحب مرحوم نے ۱۹۵۸ء میں تحریر کر دیا تھا کہ وہ میرے لڑکے محمد سعید خان کے نام لگا دی جائے اسلئے اراضی مذکور میرے نام منتقل کر دی جائے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے بعد میں کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) چوہدری غلام دستگیر صاحب کی اہلیہ صاحبہ عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ باوجود علاج معالجہ کے کوئی فائدہ نہیں ہوا تمام دوستوں اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جلد پوری صحت عطا فرمائے۔

(خاکسار دعوالداد فیض احمد کوئٹہ)

(۲) مکرمی محمد افضل صاحب ادجلوی حال دھرم پورہ لاہور چندہ تحریک جدید ۵/۰ روپے ادا فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ انہیں کثرت پیشاب کی تکلیف ہے۔ اپریشن کروانے کے باوجود انہیں ابھی تک افاقہ نہیں ہوا دوستوں سے کامل صحت کے حصول کے لئے دعا کرتے ہیں۔ دوست ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں ——— (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۹۳۶ میں حسن بی بی بیوہ فضل کریم قوم تسند صوجٹ پیشہ خانداری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ابتداء از ۱۹۰۳ء ساکن چک نمبر ۵۹ ڈاکخانہ چک نمبر ۵۶ ضلع لائل پور حال نزیل ربوہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ مئی ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں،

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد بصورت وظیفہ مبلغ دس روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط المرقوم۔ تاریخ ۶ مئی ۱۹۵۸ء

الامتہ۔ نشان انگوٹھا حسن بی بی،

گواہ شد۔ قاضی محمد رشید نشتر موصی ۱۵۳۵ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ ۵/۶/۱۹۵۸

گواہ شد۔ رفیق احمد ثاقب موصی ۱۲۶۳۰ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ ۵/۶/۵۸

نمبر ۱۵۹۳۷ :۔ میں جنت بی بی بیوہ چوہدری سردار محمد قوم ارائیں بھٹے پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن موضع شرقپور ضلع شیخوپورہ حال ربوہ دغلہ منڈی) صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اپریل ۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے اس وقت زیور کوئی نہیں حق مہر یکصد روپیہ ہے، جو میری ملکیت ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جوکہ اس وقت مبلغ بیس روپے ماہوار بذریعہ ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ فقط

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا جنت بی بی ۱۲ اپریل

گواہ شد:۔ میاں محمد فرزند حقیقی موصیہ

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

نمبر ۱۵۹۳۸ :۔ میں رضیہ شفیع بنت سید شفیع احمد مرحوم قوم سید پیشہ طالب علم عمر اٹھارہ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۸ میکلیگن روڈ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت حاصل کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میری ملکیت میں صرف ایک عدد سونے کی بالیاں ہیں۔ جن کا وزن ۹ ماشہ اور جس کی قیمت نوے روپے ہے میں اسکے ۱/۸ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۸ حصے کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ اس وقت مجھے ماہوار پندرہ روپے جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ الامتہ سیدہ رضیہ شفیع بنت سید شفیع احمد مرحوم ۸ میکلیگن روڈ لاہور

گواہ شد:۔ سید مبشرات احمد برادر موصیہ ولد سید شفیع احمد صاحب مرحوم تحقیقاتی افسر زرعی ترقیاتی بنک دیپالپور ضلع منٹگمری

گواہ شد:۔ محمد سعید احمد ۲۷/۳ نشتر آباد پشاور

نمبر ۱۵۹۳۹ :۔ میں نعیمہ زوجہ صوبیدار نور محمد ملک قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۶ء ساکن چک نمبر ۱۱ ضلع سانگھڑ صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۱/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ پچاس روپے تھا جو میں بوقت نکاح وصول کرکے خرچ کرچکی ہوں اس میں سے میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ زیور طلائی کل ساڑھے پانچ تولے ہے جس کی قیمت اندازاً ۶۶۲ روپے ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) تختی طلائی وزن ۱/۲ تولہ بقیمت ۶۰ روپے ٹکہ طلائی وزن ۳/۴ تولہ بقیمت ۹۰ روپے، بالیاں بمعہ کھکھرے وزن ۲ تولہ بقیمت ۲۴۰ روپے۔ دھاگے ۹ عدد طلائی وزن ۲ ۱/۴ تولے۔ قیمت ۲۷۰ تیلی ۲ روپے۔ کل ۶۶۲ روپے۔

میں مندرجہ بالا جائیداد مبلغ ۶۶۲ روپے کے ۱/۹ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۹ حصہ میں کچھ ادا کردوں تو وہ مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۹ حصہ سے منہا ہوگا۔ میری یہ وصیت ہر طرح قائم و دائم رہے گی مزید تحریر کرتی ہوں کہ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت مجھے کوئی آمد ہوگی یا ذریعہ آمد پیدا ہوجائیگا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

۲۔ مہر کا بھی ۱/۹ حصہ جوکہ ۵ روپے ہوتے ہیں ادا کروں گی۔

۳۔ یہ کہ میری وفات کے وقت جو میرا ترکہ ثابت ہوگا اُس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ۔ نعیمہ زوجہ صوبیدار نور محمد ملک

گواہ شد۔ صوبیدار نور محمد ملک

گواہ شد۔ فضل الرحمٰن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سانگھڑ،

درخواست دعا

میری اہلیہ چند روز سے بیمار ہے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے!

خاکسار۔ چوہدری محمود احمد واقف زندگی احمد آباد سٹیٹ نجا سر روڈ ضلع تھرپارکر

نارتھ ویسٹرن ریلوے ——— راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے (مع میٹیریل) نظرثانی شدہ شیڈول (۱۹۵۷ء) پر مبنی سربمہر ٹنڈرز مقررہ فارموں پر ۲۰ فروری ۱۹۶۱ء کے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں

کام	تخمینہ لاگت	زرِ ضمانت	عرصہ تکمیل
داؤدخیل یارڈ کی ریماڈلنگ کے سلسلہ میں کیبنز اور سٹاف کوارٹروں کی تعمیر۔	روپے ۵۰۰۰۰/-	روپے ۱۰۰۰/-	۶ ماہ
داؤدخیل اور مسالوالی کے درمیان میل نمبر ۲۲-۹ پر ایک نئے "بی" کلاس سٹیشن (حجابہ) کی تعمیر	روپے ۸۰۰۰۰/-	روپے ۱۶۰۰/-	"
داؤدخیل میں درمیانے درجہ کے کمرۂ انتظار (مردانہ) کی تعمیر۔	روپے ۱۰۰۰۰/-	روپے ۲۰۰/-	۳۰ جون ۱۹۶۱ء

مقررہ فارم ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر راولپنڈی کے دفتر سے پانچ روپے نقد ادا کرکے جو بعد میں واپس نہیں کئے جائیں گے حاصل کئے جاسکتے ہیں ٹنڈر اسی روز سوا بارہ بجے بربرعام کھولے جائیں گے

جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست میں پہلے سے درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ سے قبل ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر لاہور کے ہاں اپنا نام درج کروالیں۔

عام اور خاص شرائط زرِ دستخطی سے حاصل کی جاسکتی ہیں ان شرائط میں نشان کردہ جگہوں پر ٹھیکیداروں کو دستخط کرنا ہوں گے اور انہیں ٹنڈر کے ساتھ داخل کرنا ہوگا اور یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ انہیں یہ شرائط منظور ہیں۔

حسب معمول زرِ ضمانت، ٹنڈر فارم خریدنے سے قبل ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر راولپنڈی کے پاس جمع کرانا ہوگا۔

ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کا یا اور کوئی ٹنڈر منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا شیڈول ریٹ کے ہر باب کے بالمقابل علیحدہ علیحدہ ریٹ درج کئے جائیں۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این۔ ڈبلیو آر۔ راولپنڈی)

ضروری اطلاع

چوہدری عبدالرحیم صاحب عرف عبدالکریم صاحب ٹھیکیدار ربوہ کمالیہ و اشتیاق علی صاحب ٹھیکیدار ربوہ کمالیہ کو بعض ضروری امور کے سلسلہ میں دفتر امور عامہ میں بلوایا گیا تھا مگر وہ نہیں مل سکے لہٰذا بذریعہ اعلان ھذا انہیں تاکید کی جاتی ہے کہ مہربانی فرماکر فوراً نظارت ہذا میں تشریف لاکر مجھے ملیں بہت ضروری کام ہے اگر کسی دوست یا ان کے گھر والوں یا متعلقین کو ان کا علم ہو تو انہیں اس اعلان سے مطلع فرماکر نظارت ہذا کو بھی مطلع کریں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر امور عامہ)

اہلِ لاہور کی طرف سے ملکہ الزبتھ کا پُرتپاک خیر مقدم

ہوائی اڈے سے گورنر ہاؤس تک لاکھوں مرد، عورتوں اور بچوں کا ہجوم

لاہور ۱۱ فروری۔ برطانیہ کی ملکہ الزبتھ ثانی اور اس کے شوہر پرنس فلپ ڈیوک آف ایڈنبرا کل سہ پہر صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے ہمراہ صوبائی دارالحکومت میں پہنچے تو کئی لاکھ شہریوں نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کر کے اپنی مہمان نوازی کی دیرینہ روایت کو برقرار رکھا۔

خوش آمدید کہنے والوں میں ہر عمر اور طبقہ کے لوگ تھے بالخصوص خوش پوش عورتوں اور طلباء کی تعداد بہت زیادہ تھی یہ سب لاہور چھاؤنی کے ہوائی اڈہ سے گورنر ہاؤس تک چھ میل سڑک کی دونوں جانب دو اڑھائی گھنٹے تک کھڑے رہے حالانکہ کل مطلع یکایک ابر آلود ہونے اور نہایت خنک و تیز ہوا چلنے کے باعث سردی میں بہت اضافہ ہو گیا تھا ہوائی اڈہ پر سرکاری مدعوئین کی تعداد بھی تین چار ہزار سے کم نہیں تھی۔ راولپنڈی سے شاہی مہمانوں کا ہوائی جہاز (وقت مقررہ) ٹھیک، چار بجکر چالیس منٹ پر لاہور چھاؤنی کے ہوائی اڈہ پر پہنچا تو سب سے پہلے گہرے براؤن کے فرکوٹ اور ہلکے نیلے رنگ پر نہایت خوبصورت پروں کی ٹوپی میں ملبوس ملکہ الزبتھ جہاز سے برآمد ہوئیں اس موقع پر حاضرین نے پرجوش تالیاں بجائیں تو ملکہ اپنے مخصوص انداز میں مسکرائیں اور آپ نے ہاتھ ہلا کر لوگوں کے جذبہ مہمان نوازی کا اعتراف کیا دریں اثنا مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خان اور بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسےٰ نے بڑھ کر آپ کا خیر مقدم کیا اور پھر ایک چھوٹی بچی نے انہیں گلاب کے پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔

پینتیس سالہ ملکہ الزبتھ دوم کے چالیس سالہ شوہر پرنس فلپ ڈیوک آف ایڈنبرا ملکہ کے بعد جہاز سے باہر آئے تو لوگوں نے ان کا بھی تالیاں بجا کر خیر مقدم کیا اور پھر جب صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں برآمد ہوئے تو حاضرین کی گرمجوشی میں اور بھی اضافہ ہو گیا صدر نے سیاہ رنگ کا سوٹ اور سیاہ رنگ کی جناح کیپ پہنی ہوئی تھی اور آپ کی صحت بہت اچھی معلوم ہوتی تھی آپ نے خندہ پیشانی سے ہاتھ ہلا کر لوگوں کے اظہار عقیدت کا جواب دیا۔

ملکہ الزبتھ نے ہوائی اڈہ سے کچھ ... [illegible] خاص ہوائی جہاز سے اتر کر چند قدم کے فاصلہ پر اعلیٰ فوجی و سول حکام کی طرف رجوع کیا اس موقع پر کمانڈر انچیف جنرل محمد موسےٰ نے انہیں لفٹیننٹ جنرل بختیار رانا میجر جنرل سید غواث اور بعض دوسرے اعلیٰ فوجی افسروں سے متعارف کرایا اور صوبائی گورنر ملک امیر محمد خان نے حکومت پاکستان کے چیف سیکرٹری مسٹر ایم خورشید کا تعارف کرایا۔ بعد ازاں چیف سیکرٹری نے بورڈ آف ریونیو کے ارکان اور بعض دوسرے اعلیٰ سول حکام کے علاوہ کئی غیر سرکاری معززین کو بھی ان کے روبرو پیش کیا گیا۔

بعد ازاں انگلستان کی حسین صورت ملکہ الزبتھ دوم صدر پاکستان محمد ایوب خان کے ہمراہ سبز رنگ کی کھلی کار میں کھڑے ہو کر بصورت شاہی جلوس گورنر ہاؤس کی طرف روانہ ہوئیں سب سے آگے فوجی پولیس کے موٹر سائیکل سواروں کا ایک دستہ تھا۔ ڈیوک آف ایڈنبرا اور گورنر کی سیاہ رنگ کی کار ملکہ کی کار کے پیچھے تھی بعد میں وزیر مہمانداری مسٹر ایف ایم خان اور برطانوی ہائی کمشنر کے علاوہ دوسرے اعلیٰ فوجی و سول حکام کی کاریں تھیں

ہوائی اڈہ سے لے کر گورنر ہاؤس تک سارے راستہ پر کئی لاکھ لوگوں نے سڑک کی دونوں جانب کھڑے ہو کر شاہی مہمانوں کا پرجوش تالیوں سے استقبال کیا دریں اثنا ملکہ کار میں کھڑی رہیں اور مسلسل ہاتھ ہلا کر زندہ دلان لاہور کے جذبہ مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتی رہیں ان کا خیر مقدم کرنے والوں میں لاہور اور گردونواح کے سکولوں کی طالبات و طلباء کی تعداد بہت زیادہ تھی یہ طلباء سکولوں کی وردیاں پہن کر انتہائی سردی کے باوجود اڑھائی تین گھنٹے تک سڑک پر کھڑے رہے بعض سکولوں کے بینڈ بھی استقبالیہ دھنیں بجانے میں مصروف رہے اس کے علاوہ بے شمار عورتوں نے بھی اپنے لئے سڑک کی دونوں جانب فٹ پاتھ کے بہت سے حصے مخصوص کر رکھے تھے۔ شاہی جلوس کے دوران اپر مال پر لوگوں کا کس قدر ہجوم تھا اس کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ مقامی اخبارات کے نمائندوں کی اومنی بس ہوائی اڈہ سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ میں چیرنگ کراس تک پہنچی لاہور میں اتنی کاریں کسی سڑک پر یا کسی اور جگہ کبھی نہیں دیکھی گئیں تھیں بیشتر اخباری نمائندے لوگوں کے سڑک پر منتشر ہونے کے باعث شاہی جلوس کے استقبال کے منظر کو حسب خواہش نہیں دیکھ سکے تاہم انھوں نے دیکھا کہ اپر مال روڈ پر ملکہ الزبتھ کے خیر مقدم کے لئے متعدد تقریبی دروازے بنائے گئے ہیں اور رنگا رنگ جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے سارے راستے کو سجایا گیا ہے۔

ملکہ الزبتھ اپنے شوہر کے ہمراہ چار دن تک صوبائی دارالحکومت میں قیام کریں گی گورنر ہاؤس میں شاہی مہمانوں کے لئے وسیع انتظامات کئے گئے ہیں ان کے لئے نہ صرف متعدد کمروں کو از سر نو دلکش طریقہ سے آراستہ کیا گیا ہے بلکہ پورے گورنر ہاؤس کی عمارت اور وسیع و عریض باغ کو اچھی طرح سجایا گیا ہے بجلی کے ہزاروں رنگا رنگ قمقموں سے شاہی مہمان خانہ بقعہ نور بنا ہوا ہے اتنی روشنی گورنر ہاؤس میں کبھی نہیں ہوئی رات کو یہ تاریخی عمارت بجلی کے قمقموں کی عمارت دکھائی دیتی ہے ملکہ کے ہمراہ ان کے اپنے عملہ کے متعدد ارکان کے علاوہ تقریباً ایک سو نامہ نگار اور فوٹو گرافر بھی یہاں پہنچے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴